مآخذ میں بکھرا ہوا تھا۔ مصنف نے انھیں ایک جگہ جمع کر کے قرآنیات کے طلبہ کے لئے ان کے افکار و نظریات سے واقفیت حاصل کرنا آسان بنا دیا ہے۔

کتاب پیش لفظ کلمات تشکر، مقدمہ، تمہید اور خاتمہ کے علاوہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب کا عنوان "حسن بصری کی زندگی اور ان کا کارنامہ" ہے جو تین فصلوں پر مشتمل ہے جو بالترتیب حسن بصری کا زمانہ، حسن بصری کے حالات زندگی، حسن بصری کے شیوخ اور تلامذہ نیز ان کے بارے میں متقدمین اور متاخرین کی آرا، پر مشتمل ہے۔ دوسرا باب علم تفسیر میں حسن بصری کی تصانیف سے متعلق ہے اور اس میں تین فصلیں ہیں جو عہد حسن بصری تک علم تفسیر کی کیفیت، حسن بصری کا انتساب کس مکتبِ فکر کی طرف تھا اور حسن بصری کی تفسیر سے متعلق ہیں۔ تیسرا اور آخری باب 'تفسیر کے اندر حسن بصری کا منہج ہے۔ اور یہ باب چھ فصلوں پر مشتمل ہے جو بالترتیب تفسیر بالماثور پر حسن بصری کے اعتماد کی حد، حسن بصری کی تفسیر بالرای، مسائل کی تخریج و ترجیح کے سلسلہ میں حسن بصری کا طریق کار۔ ناسخ و منسوخ کے بارے میں حسن بصری کی رائے۔ قرأت کے بارے میں حسن بصری کا مسلک اور اسباب و مکان نزول کی طرف حسن بصری کی توجہ پر مشتمل ہے۔

Arabic Grammar and Quranic Exegesis in Early Islam

C.H.M. Versteegh
Leiden, E.J. Brill
xi +230 pp. ISBN 9004098453

یہ بات عام طور سے تسلیم کی جاتی ہے کہ زمانی ترتیب کے نقطۂ نظر سے قرآن مجید کی تفسیر نحوی مطالعات اور تحقیقات سے مقدم ہے۔ جب نحو کا فن ابھی باقاعدہ طور پر وجود میں بھی نہیں آیا تھا کئی اہم تفسیری کاوشیں منظر عام پر آچکی تھیں۔ ان تفسیروں میں اس قسم کی بے شمار مثالیں دستیاب ہیں جہاں کتاب اللہ کے متن کی توضیح و تشریح کے لئے اعلیٰ درجہ کے لسانیاتی تجزیہ کا سہارا لیا گیا ہے۔ ان تجزیوں کے دوران کئی ایسی اصطلاحات سے واسطہ پڑتا ہے جو بعض تصورات کی مکمل تعبیر ہوتی ہیں۔ مصنف نے بعض قدیم ترین تفسیروں کا مطالعہ اس مطمح نظر سے کیا کہ اس

ابتدائی عہد میں ان لسانی تصورات کی تشکیل کے عمل کا مطالعہ کر سکے۔ اس مطالعہ کے نتیجہ میں بعض حیرت انگیز حقائق کا انکشاف ہوا۔ بہت سے ایسے تصورات جن کے بارے میں عام طور پر یہ سمجھا جاتا رہا ہے کہ وہ بیرونی مصادر سے ماخوذ و مستفاد ہیں وہ دراصل ان عرب مصادر سے ماخوذ ہیں جو ان مصنفین کی دسترس میں تھے۔ اس بات کے بھی قرائن موجود ہیں کہ یہ مصادر تحریری اور زبانی دونوں قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔

عربی لسانیات کی ابتداء کا مسئلہ بہت متنازع فیہ ہے۔ اس غیر معمولی تنازع کا بنیادی سبب یہ ہے کہ سیبویہ (م ۱۷۷ھ/ ۷۹۳ء) کی شہرۂ آفاق کتاب "الکتاب" کو پڑھ کر قاری حیرت زدہ رہ جاتا ہے کہ بغیر کسی سابقہ روایت کے اتنا بڑا کارنامہ کیونکر ممکن ہو سکا۔ یہ ایک نہایت اعلیٰ ترتیب کی مظہر کتاب ہے جس میں پوری طرح تشکیل یافتہ لسانی تصورات اور اصطلاحات کا پورا ایک ذخیرہ موجود ہے۔ اس غیر معمولی واقعہ کی دو ہی توجیہات کی جا سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس کا ماٰخذ کہیں بیرونی اثرات میں تلاش کیا جائے۔ یا پھر یہ تسلیم کیا جائے کہ یہ غیر معمولی تخلیقی صلاحیت کا ایک نادرالوجود مظہر ہے۔ عربی لسانیات کے آغاز کے باب میں بیرونی اثرات و ماٰخذ کی بات بار بار دہرائی گئی ہے اور مختلف علمی حلقوں کی طرف سے اس سلسلہ میں سریانی، یونانی، ہندوستانی اور بعض دوسرے ماٰخذ کی نشاندہی اور وکالت کی گئی ہے۔ مصنف نے ان تمام نقطہ ہائے نظر کا تجزیہ کیا ہے اور ان کی کمزوریوں اور خامیوں کا بھرپور طور پر احاطہ کیا ہے۔

کتاب کا چوتھا باب خاص طور سے اہمیت کا حامل ہے۔ اس میں زیر بحث موضوع سے متعلق ابتدائی تفسیروں سے منتخب عبارتوں سے بحث کی گئی ہے۔ اس مقصد کے لئے مجاہد (م ۱۰۴ھ/ ۷۲۲ء) سفیان ثوری (م ۱۷۱ھ/ ۷۷۸ء) محمد الکلبی (م ۱۴۶ھ/ ۷۶۳ء) اور مقاتل (م ۱۵۰ھ/ ۷۶۷ء) کی تفسیروں کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ان منتخب عبارتوں میں لغوی مسائل کی توضیح و تشریح کے ضمن میں بار بار اس قسم کے تصورات اور اصطلاحات سے واسطہ پڑتا ہے جن کے لسانیاتی مضمرات واضح ہیں۔ اس پس منظر میں یہ بات

بہت اہمیت کی حامل ہے کہ دوسرے مغربی مصنفین کے برخلاف جوان تفسیری کاوشوں کی قدامت کو شک وشبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں اوران کو مستند تسلیم نہیں کرتے، مصنف ان کے استناد کا قائل ہے اوراس ضمن میں دلائل کا کسی قدر مفصل ذکر دوسرے باب میں کیا۔ اس سلسلہ میں ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ پہلے خود مصنف عربی لسانیات کے یونانی مآخذ کا قائل تھا۔

(اسلام اینڈ کرسچین مسلم ریلیشنز ۸/۱، مارچ ۱۹۹۷ء میں شائع شدہ تبصرہ پر مبنی)

قرآنیات پر نئے مضامین

میں نے قرآن کو کیسے پایا؟ سید قطب شہید، ترجمان القرآن ۱۲۲/۷ جولائی ۱۹۹۶ء ص ۱۹-۲۸۔

تصاویر قرآنی۔ حوادث کی منظر کشی۔ سید قطب شہید، ترجمان القرآن ۱۲۲/۱، اکتوبر ۱۹۹۶ء، ص ۱۵-۲۴۔

قرآن مجید کی سائنسی اہمیت پر ایک نظر۔ محمد شہاب الدین ندوی، معارف ۱۵۹/۱، جنوری ۱۹۹۷ء ص ۵-۲۵

تورات وانجیل کی دو بشارتیں۔ حبیب ریحان ندوی، معارف ۱۵۹/۲، ۳، فروری ومارچ ۱۹۹۷ء، ص ۸۵-۱۱۵، ۱۶۵-۱۶۹

منصب خلافت وخلفاء راشدین (قرآن وحدیث کی روشنی میں) محمد برہان الدین سنبھلی، الفرقان ۶۴/۸، ۹، اگست وستمبر ۱۹۹۶ء ص ۳۵-۳۹، ۳۲-۴۱

تفسیر "تفہیم القرآن" کی عام امتیازی خصوصیات۔ سید حامد عبدالرحمٰن الکاف، زندگی نو ۲۲/۱۰، اکتوبر ۱۹۹۶ء، ص ۱۶-۲۶

رسالہ "مسائل فی معرفۃ اللہ" للغزالی۔ محمد الغزالی، فکر ونظر (اسلام آباد) ۳۳/۴ اپریل-جون ۱۹۹۶ء ص ۵۹-۸۲

اختلافات قراءات قرآنیہ اور مستشرقین۔ اکرم چودھری (ترجمہ: علی اصغر سلیمی)